فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بیوی کی موجودگی میں اس کی غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کی موجودگی میں اس کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں، البتہ غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت کہے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میری عدت بھی گزر چکی ہے، کیا اس عورت سے نکاح درست ہے؟

جواب: عورت سچی ہے، تو اس کے اقرار کے بعد اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

سوال: بٹے سٹے کا نکاح کیا، بعد میں مہر مثل مقرر کر لیا گیا، تو اس سے نکاح صحیح ہو جائے گا؟

جواب: نکاح شغار (بٹے سٹے) کا نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوتا۔ یہ ممنوع ہے۔ اس پر کئی احادیث اور اجماع امت دلالت کناں ہیں۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ نکاح شغار ممنوع ہے۔“

(شرح صحیح مسلم : 201/9)

❀ علامہ ابن جزی رحمہ اللہ (۷۴۱ھ) فرماتے ہیں:

نِكَاحُ الشِّغَارِ، وَهُوَ بَاطِلٌ إِجْمَاعًا .

''نکاح شغار بالاجماع باطل ہے۔''

(القوانين الفِقهيّة، ص 203)

❀ امام سوید بن غفلہ رحمہ اللہ (۸۰ھ) فرماتے ہیں:

كَانُوا يَكْرَهُونَ الشِّغَارَ، وَالشِّغَارُ : الرَّجُلُ يُزَوِّجُ الرَّجُلَ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهٗ بِغَيْرِ مَهْرٍ .

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نکاح شغار کو حرام سمجھتے تھے، جس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص (اپنی بیٹی وغیرہ کا) دوسرے سے نکاح کرتا ہے، بشرطیکہ دوسرا بھی (اپنی بیٹی وغیرہ سے) اس کا نکاح کرے، (دونوں میں) مہر ادا نہیں کیا جاتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 380/4، وسندهٗ صحيحٌ)

احناف صحیح احادیث اور اجماع امت کی مخالفت میں ادلا بدلی کی شادی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ وہ نکاح کو نکاح کے بدلے میں مہر مثل قرار دیتے ہیں۔

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

''کسی اہل علم کے نزدیک شرمگاہ مہر نہیں بن سکتی، مگر امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: یہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔''(شرح صحيح البخاري : 316/8)

❀ سید الفقہاء والمحدثین، امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''بعض الناس کا کہنا ہے: اگر حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا جائے، تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور شرط باطل ہو جاتی ہے، یہ لوگ متعہ کے متعلق کہتے ہیں: نکاح متعہ فاسد ہے اور اس کی شرط باطل ہے، جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں: متعہ اور شغار

دونوں جائز ہیں، لیکن شرط باطل ہے۔''

(صحيح البخاري، تحت الحديث : 6960)

❁ علامہ سرخسی حنفی (۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

''نکاح شغار کے منعقد ہونے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ نکاح شغار کرنے والوں نے دونوں عورتوں کی شرمگاہ کو ہی مہر مقرر کیا ہے، جبکہ شرمگاہیں مہر نہیں بن سکتیں، اس کی صورت یہی ہے کہ جیسے کسی نے نکاح میں شراب یا خنزیر بطور مہر ادا کیا، (تو اس کا مہر بھی باطل ہوگا۔) کیونکہ جب شرمگاہیں مہر بن ہی نہیں سکتیں، تو دونوں میں وٹہ سٹہ نہ ہوا۔لہٰذا یہ شرط فاسد ہو جائے گی۔فاسد شروط سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔''

(المَبسوط : 105/5)

نکاح کے لیے مہر ضروری ہے، جس کی ادائیگی تین طرح ہو سکتی ہیں؛ ① مہر کی مقدار طے کر لی جائے اور معجّل ادا کر دیا جائے۔ ② مقدار مہر مقرر کر کے مؤجل ادا کیا جائے۔ ③ مہر کی مقدار مقرر نہ کی جائے، لیکن مؤجل مہر مثل ادا کر دیا جائے۔

احناف پہلے نکاح بدلے نکاح کو ہی مہر مقرر کرتے ہیں، جو کہ نکاح شغار کی صورت ہے، پھر بعد میں مہر مثل مقرر کر کے نکاح کو صحیح کرنے کا حیلہ کرتے ہیں، گویا نکاح کی ابتدا میں مہر دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، بعد میں نکاح کو صحیح کرنے کے لیے مہر مثل مقرر کیا گیا، یہ حیلہ ہے، جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں، اس پر طرہ یہ کہ صحابہ کرام اور محدثین عظام نے اس حیلہ کو اختیار نہیں کیا، بلکہ زوجین میں جدائی کا فیصلہ سنایا جیسا کہ سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے بیان میں گزر چکا ہے۔اور مہر کے ساتھ تجدید نکاح ضروری ہے۔

۞ علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''جمہور کے نزدیک نکاح شغار منعقد ہی نہیں ہوتا، جبکہ ہمارے (یعنی احناف) کے نزدیک یہ شغار رہتا ہی نہیں، بلکہ اس میں مہر مثل ادا کرنا ضروری ہو جائے گا۔ یوں یہ نکاح شغار کی ممانعت سے خارج ہو جائے گا اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ اس نکاح میں حق مہر ادا نہیں کیا گیا۔ درست یہی ہے کہ نکاح شغار کی عدم مشروعیت کا تقاضا ہے کہ یہ نکاح باطل ہو، نیز ان میں سے کوئی نکاح بھی منعقد نہیں ہوا۔ لہٰذا جمہور کا مؤقف ہی درست ہے، واللہ تعالیٰ اعلم!''

(حاشية السِّندي على سنن النّسائي : 112/6)

الحاصل:

ہر ایک نکاح کا علیحدہ علیحدہ مہر مقرر ہو، تو بٹے کا نکاح جائز ہے، اگر نکاح بدلے نکاح کے مہر مقرر ہو، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوگا، خواہ بعد میں مہر مثل ادا بھی کر دیا جائے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے کے لڑکے سے اور دوسرے نے اپنی لڑکی کا نکاح پہلے شخص کے لڑکے سے کیا، دونوں کا الگ الگ مہر مقرر ہوا، کیا یہ نکاح صحیح ہے؟

جواب: شرعاً ایسا نکاح ممنوع نہیں۔

سوال: شوہر کی وفات کے بعد اس کے داماد سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر کی وفات کے بعد اس کے داماد سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

سوال: بیوی کا بیٹا، جو سابقہ شوہر سے ہے، کی وفات کے بعد اس کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس بیوہ سے شادی کر سکتا ہے، وہ اس کا حقیقی سسر نہیں ہے۔

(سوال): طوائفہ سے نکاح کا کیا حکم ہے، جبکہ وہ زنا اور رقص سے پیسے بھی کماتی ہے؟

(جواب): کسی پاکدامن صالح مسلمان کے لیے طوائفہ سے نکاح کرنا جائز نہیں، ان کے لیے بدکردار مرد ہی ہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص طوائفہ سے نکاح کر لے، تو نکاح منعقد ہو جائے گا، زنا سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔

(سوال): بھتیجے کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بھتیجے کی بیوہ سے نکاح شرعاً درست ہے۔

(سوال): طوائفہ نے اس شرط پر نکاح کیا کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ یہ شرط شرعاً ناجائز ہے۔

(سوال): تایا اور چچا کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): شرعاً ان کی بیوہ سے نکاح جائز ہے، بشرطیکہ کوئی دوسری وجہ حرمت نہ ہو۔

(سوال): بیوی کی سابقہ شوہر سے جو لڑکی ہے، اس کا نکاح اپنے بھائی سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): درست ہے، یہ لڑکی اس کی حقیقی بھتیجی نہیں ہے۔

(سوال): بھائی کی مطلقہ کا نکاح دوسرے بھائی سے کرنا کیسا ہے، جبکہ اس مطلقہ پر سسر کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگ چکی ہے؟

(جواب): اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ مطلقہ نے سسر کے ساتھ زنا کیا ہے، تب بھی شرعاً دوسرے بھائی سے نکاح درست ہے، کیونکہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ حرمت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔

(سوال): کیا اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی پاک دامن عورتیں، خواہ وہ ذمی ہوں یا حربی، سے نکاح جائز ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرة : 221) (تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے سے رُک گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (المائدة : 5) (تم سے پہلے اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز ہے)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم، نقلًا عن تفسير ابن كثير : 42/3، المعجم الكبير للطّبراني : 105/12، وسنده حسنٌ)

❁ امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا

الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں:

مُشْرِكَاتُ الْعَرَبِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ الْاَوْثَانَ .

''اس سے مراد مشرکین عرب کی عورتیں تھیں جو کہ بتوں کے پجاری تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر :584/1)

اہل کتاب سے مراد اہل تورات واہل انجیل ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾

(الأنعام : 156)

''(ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے) کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی۔''

لہٰذا عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ مجوسیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھ متوں اور دیگر کافر اقوام کی پاک عورتوں سے نکاح قطعاً جائز نہیں ہے، الا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

اس دور میں اکثر اہل کتاب دہریہ ہیں، وہ کسی آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام کی ایک جماعت نے عیسائی عورتوں سے نکاح کیے ہیں اور اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔ اگر اہل کتاب کی عورتوں کو سورت بقرہ کی آیت: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں) کے عموم میں داخل سمجھا جائے، تو

صحابہ کرام نے انہیں اس آیت سے خاص سمجھا: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی، ان کی پاک دامن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو)۔ اگر اہل کتاب کی عورتوں کو سورت بقرہ والی آیت کے عموم میں داخل نہ سمجھا جائے تو دونوں آیات میں کوئی معارضہ ہے ہی نہیں، کیونکہ اور بھی بہت سی آیات میں عام مشرکین سے اہل کتاب کو الگ بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ (البيّنة : 1) (جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے وہ [کفر سے] باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل (نہ) آتی۔) نیز فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ وَالْاُمِّيّيْنَ ءَ اَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (آل عمران : 20) (اہل کتاب اور اَن پڑھ لوگوں سے کہو کہ تم بھی (اللہ کے فرمانبردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بیشک ہدایت پالیں گے)۔'' (تفسير ابن كثير : 42/3)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کے متعلق سوال کیا گیا، تو فرمایا:

''صحابہ کرام سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں فتوحات کے دور میں کوفہ میں اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرتے تھے۔ اس وقت مسلمان عورتوں کی

کثرت نہیں تھی، جب ہم کوفہ سے واپس آئے، تو اہل کتاب کی عورتوں کو طلاق دے دی۔ اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں، جبکہ ہماری عورتیں ان پر حرام ہیں۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 12677، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجَ طَلْحَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَهُودِيَّةً .

''سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 172/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری اشہلی تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ نَكَحَ يَهُودِيَّةً .

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 172/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابو وائل شقیق بن سلمہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا کہ آپ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: کیا آپ اسے حرام خیال کرتے ہیں، اس لیے علیحدگی اختیار کر لوں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اسے حرام تو خیال نہیں کرتا، البتہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تم بدکار یہودی عورتوں سے نکاح نہ کر لو۔''

(تفسير الطبري : 366/4، مصنّف ابن أبي شيبة : 157/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

✿ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى طَرِيقِ التَّنْزِيهِ وَالْكَرَاهَةِ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تنزیہی اور کراہت کی بنا پر تھا۔''

(السنن الکبریٰ : 280/7، دار الکتب العلمیّۃ، بیروت، 2003ء)

✿ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الْأَوَائِلِ أَنَّهٗ حَرَّمَ ذٰلِكَ .

''صدِ اول میں کسی سے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کو حرام کہنا ثابت نہیں۔''

(الإشراف علی مذاهب العلماء : 75/1)

✿ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ خِلَافًا فِي نِكَاحِ الْكِتَابِيَّاتِ الْحَرَائِرِ .

''اہل کتاب کی آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کے جواز پر مجھے اختلاف معلوم نہیں۔''

(الاستذکار : 496/5)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''امام ابو جعفر بن جریر رحمہ اللہ نے کتابیہ کے ساتھ نکاح مباح ہونے پر اجماع نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صرف ناپسند کیا ہے، تاکہ لوگ مسلمان عورتوں کی طرف بے رغبتی کا مظاہرہ نہ کریں، یا اس کے علاوہ کوئی اور مصلحت بھی ہو سکتی ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر : 583/1)

✿ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ فِي تَزْوِيجِ الْكِتَابِيَّاتِ .

''اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(البِناية شرح الهداية : 46/5)

۞ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ .

''اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 12666، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ علامہ طحطاوی حنفی (۱۲۳۱ھ) لکھتے ہیں:

إِنّ اللَّهَ تَعَالٰى أَبَاحَ نِكَاحَ الْكِتَابِيَّاتِ .

''اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کو مباح قرار دیا ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على مراقي الفلاح، ص 565)

تنبیہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں سمجھتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 157/4/2، وسندهٗ حسنٌ)

دراصل سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت والی آیت کو عام سمجھتے تھے، اہل کتاب کی عورتوں کو اس سے خاص نہیں کرتے تھے، جبکہ باقی تمام صحابہ کرام اس آیت سے اہل کتاب کی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے تھے اور یہی بات عین صواب ہے۔

❁ امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ اہل کتاب کی حربی عورتوں سے نکاح ناجائز سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 158/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

حربی یا غیر حربی کی کوئی قید نہ کتاب وسنت میں مذکور ہے، نہ صحابہ کرام نے بیان کی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے جائز ہے۔

سوال: اگر بالغ شوہر نابالغ بیوی کو طلاق دے، پھر بعد از بلوغ بیوی بنانا چاہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی نابالغ ہے، تو اسے طلاق واقع ہو جائے گی، بعد از بلوغت اگر وہ دونوں میاں بیوی بننے پر راضی ہوں، تو نکاح جدید بمع حق مہر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں، بشرطیکہ اس نے طلاق رجعی دی ہو۔ اگر اس نے نکاح فسخ بھی کر دیا ہو، تو بھی نکاح جدید سے اسے بیوی بنا سکتا ہے۔

سوال: اگر بیوی کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دے دی، مگر شوہر کہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دی، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: طلاق شوہر کا حق ہے، اسی کی بات کا اعتبار ہوگا۔

سوال: کیا پہلی غیر مدخولہ بہن کی طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً نکاح جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا نابالغ لڑکا طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: نابالغ کے طلاق دینے کا حق اس کے وکیل کو تفویض ہوگا، جس طرح نکاح کرنے کا حق اُسے تفویض تھا۔ اس لیے نابالغ خود طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال: پہلے شوہر کی لڑکی کا نکاح دوسرے شوہر کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی، کیا دوسرے بھائی سے شادی ہو سکتی ہے؟

(جواب): بلا عذر شرعی منگنی توڑنا جائز نہیں۔ البتہ اگر منگنی توڑ کر دوسرے بھائی سے نکاح کر دیا جائے، تو نکاح صحیح ہوگا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''کوئی شخص اپنے بھائی منگنی پر منگنی نہ کرے، ہاں اگر وہ خود اس کی اجازت دے دے (تو کوئی حرج نہیں)۔''

(صحیح مسلم: 1412)

(سوال): کیا حاملہ سے نکاح درست ہے؟

(جواب): جو عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہو، تو اس کا اس زانی سے نکاح درست ہے۔ البتہ جو کسی کے عقد میں رہ کر حاملہ ہوئی یا کسی اور مرد سے زنا کے بعد حاملہ ہوئی، تو وضع حمل تک اس سے نکاح جائز نہیں۔

(سوال): کیا باپ کے چچا زاد بھائی سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے، یہ حرام رشتوں میں سے نہیں۔

(سوال): ایک بیوی کے پوتے کا نکاح دوسری بیوی کی پوتی سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز اور صحیح ہے۔

(سوال): ایک شخص کی پہلی بیوی جو فوت ہو چکی ہے، سے ایک لڑکی ہے، تو کیا اس کی دوسری بیوی کے بھائی سے اس لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ اس کا ماموں نہیں ہے۔

(سوال): وٹے سٹے کے نکاح کا وعدہ ہوا، مگر ان میں سے ایک نکاح ہوا، کیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(جواب): اگر اس نکاح میں حق مہر مقرر رہوا، تو نکاح منعقد ہوا، ورنہ یہ نکاح باطل ہے۔

(سوال): کیا آزاد عورت کو خرید کر اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): کسی آزاد مرد یا عورت کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ فرماتا ہے: روز قیامت تین لوگوں کے خلاف میں خود مدعی ہوں گا؛ جس نے میرے نام پر عہد کیا، پھر اسے توڑ دیا، جس نے کسی آزاد کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھالی، جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا، مگر اسے مزدوری ادا نہ کی۔''

(صحيح البخاري: 2227)

البتہ اگر کوئی شخص کسی آزاد عورت کو خرید کر نکاح کر لے، تو شرعاً یہ نکاح درست ہوگا۔

(سوال): بیوی کی موجودگی میں بیوی کے سابقہ لڑکے کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): شرعاً یہ نکاح درست ہے۔

(سوال): جو عیسائی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتی، کیا اس سے نکاح درست ہے؟

(جواب): اس سے نکاح درست ہے، بشرطیکہ وہ پاک دامن ہو۔

(سوال): ایک شخص نے گواہوں کے روبرو حق مہر کے عوض ایک لڑکی سے نکاح کیا، بعد میں وہ شخص اس نکاح کا انکار کر رہا ہے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب ہوش وحواس میں ایجاب وقبول کر لیا، تو نکاح منعقد ہو چکا ہے، اب انکار سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ.

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

ا۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

سوال: جس مرد اور عورت نے زنا کیا ہو، کیا ان کی اولاد کی آپس میں شادی ہو سکتی ہے؟

جواب: ان کا نکاح درست ہے۔ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: کیا غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: کیا لڑکی اپنے ولی سے کہہ سکتی ہے کہ فلاں لڑکے سے میری شادی کر دو؟

جواب: لڑکی کے لیے اس حد تک خواہش کرنا جائز ہے، ولی کو چاہیے کہ اگر لڑکا واقعی میں اس کی لڑکی کے لیے بہتر اور مناسب ہے، تو اس کی شادی اسی لڑکے سے کر دے، ورنہ لڑکی کو مطمئن کرے کہ وہ لڑکا اس کے لیے مناسب نہیں۔ نیز ولی کو چاہیے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے لڑکی کی شادی کر دے۔

سوال: جس لڑکی کا کوئی ولی وارث نہ ہوں، کیا وہ عدالت میں نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جس لڑکی کا کوئی ولی وارث یا قریبی رشتہ دار نہ ہو، تو وہ عدالت میں نکاح کر سکتی ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری: ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ: ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق: ۲۵۵/۲) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جس کا کوئی ولی وارث موجود نہ ہو، تو حاکم وقت اس کا نکاح کر سکتا ہے اور حاکم وقت سے مراد عدالت کا جج یا قاضی اور پنچائیت کا سرپنچ بھی ہے۔

سوال: زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: بھائی کی بیوہ سے نکاح کیا، کیا اس بیوہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا جا

سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، بھائی کی بیوہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): کیا زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے؟

(جواب): زانی کا نکاح زانیہ سے ہی کرنا بہتر ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور: ٢٦)

''خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

(سوال): کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ ماہ گزر جائیں، مگر شوہر تائب نہ ہو، کیا عورت آگے شادی کر سکتی ہے؟

(جواب): چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی اگر شوہر تائب نہ ہو، تو دونوں میں جدائی ہو جائے گی، نومسلم عورت ایک ماہ کی عدت کے بعد آگے شادی کر سکتی ہے۔

(سوال): نامرد سے نکاح ہوا، کیا عورت بغیر طلاق کے آگے شادی کر سکتی ہے؟

(جواب): شوہر نامرد ہو، تو بغیر طلاق یا خلع کے آگے شادی کرنا جائز نہیں۔

(سوال): ایک بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے بیٹے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): شرعاً درست ہے۔

(سوال): جب لڑکی نابالغ تھی، تو خود کو منکوحہ بتاتی تھی، مگر بلوغت کے بعد اس نکاح کا انکار کرتی ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح درست ہے، مگر بلوغت کے بعد دونوں کو نکاح

قائم رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ جب لڑکی بلوغت کے بعد نکاح کا انکار کرتی ہے، تو بلوغت سے پہلے کیے گئے نکاح کو فسخ (کالعدم) سمجھا جائے گا۔

سوال: مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کی وفات یا اس سے طلاق کے بعد اس کی خالہ سے نکاح درست ہے۔ بیوی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح درست نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 5109، صحيح مسلم : 1408)

سوال: کیا دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: کیا دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: مطلقہ کی بہن سے دوران عدت نکاح درست ہے؟

جواب: مطلقہ کی بہن سے نکاح بعد از عدت درست ہے۔

سوال: ایک عیسائی مسلمان ہو گیا، کیا اس کا اپنی نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے؟

جواب: نصرانی عورت کے ساتھ مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے، لہٰذا اگر عیسائی مرد مسلمان ہو گیا، تو اس کا اپنی نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے۔

سوال: کیا ایک نصرانی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری نصرانی عورت سے نکاح

جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔نصرانی عورت پاکدامن ہو،تو اس سے نکاح جائز ہے۔تو جب ایک نکاح جائز ہے،تو ایک سے زائد بھی جائز ہیں۔

(سوال): بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری مطلقہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): ایک شخص نے بیوہ سے عدت کے بعد نکاح کیا،نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوگیا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہو،تو شریعت کی رُو سے وہ بچہ حلالی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اسلام میں حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ مقرر ہے۔

(سوال): بیوی کی بھانجی سے بیوی کی وفات کے بعد نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): گم شدہ شوہر کی موت ثابت ہوجانے کے بعد کیا عورت آگے شادی کرسکتی ہے؟

(جواب): عورت کو جب شوہر کی موت کی یقینی خبر موصول ہو،وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی،اس کے بعد آگے نکاح کرسکتی ہے۔

(سوال): نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا،نکاح ہوا یا نہیں؟

(جواب): زنا سے حاملہ ہونے والی عورت سے دوران حمل لاعلمی میں کیا گیا نکاح درست ہے،البتہ اگر پہلے سے معلوم ہو،تو وضع حمل تک نکاح درست نہیں۔

(سوال): کیا بیوہ بھابھی سے نکاح درست ہے؟

(جواب): درست ہے۔

(سوال): نکاح سے پانچ ماہ چھ دن بعد بچہ پیدا ہوا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شرعاً یہ بچہ ناجائز ہے اور اس کی والدہ زانیہ ہے، کیونکہ حمل کی مدت کم سے کم قمری چھ ماہ ہے۔ البتہ جو نکاح دورانِ حملِ زنا لاعلمی میں ہوا، وہ درست اور صحیح ہے۔

(سوال): بھانجے اور بھتیجے کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ان کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): اپنی لڑکی کی شادی اپنے حقیقی بھائی کے پوتے سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا حقیقی چچی سے نکاح درست ہے؟

(جواب): اگر حقیقی چچی بیوہ یا مطلقہ ہو، تو اس سے نکاح درست ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ پائی جائے۔

(سوال): کوئی اپنی بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح اُس سے کرے گا، تو اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر دونوں نکاحوں میں الگ الگ مہر مقرر کیا جائے، تو یہ وٹہ سٹہ جائز ہے۔ اور اگر اسی وٹے سٹے کو مہر مقرر کر دیا جائے اور نکاح بدلے نکاح کے ہو، تو یہ نکاح شغار ہے، جو بالاجماع ممنوع اور باطل ہے۔

(سوال): ایک شخص نے نکاح کیا، کچھ دن بعد اس کے کچھ قریبی رشتہ دار آئے، تو اس نے اس خوف سے کہ رشتہ دار کہیں گے کہ ہماری غیر موجودگی میں نکاح کر لیا، ہمیں بتایا نہیں، تجدید نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب وہ پہلے ہی نکاح کر چکا ہے، تو کسی کی خاطر نکاح کو دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ اگر وہ رسمی طور پر تجدید نکاح کرے، تو اس سے پہلے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔